تیسری قسط

فہرستِ مخطوطات

کتب خانہ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

قاضی محمد اشرف، سابق اسسٹنٹ لائبریرین کتب خانہ ادارہ تحقیقات اسلامی

وحال لائبریری آفیسر کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج کوئٹہ

فن کیمیا ۳۷۵۷ / ۱۱

مجموعۂ ثمانیہ رسائل: (۱) تعلیقات الوافی فی التدبیر الکافی مصنف محمد بن احمد المصمودی۔

حجم ۲۸۳ صفحات تقطیع ۹¾ × ۷¼ / ۷½ × ۴ ۲۱ سطری بخط نسخ قاہرہ ۱۳۳۷ھ

مصنف کا پورا نام الحاج ابوعبداللہ سیدی محمد بن احمد بن احمد بن عبدالملک بن محمد الحسنی المصمودی المغربی ہے۔ یہ اصل کتاب نہیں بلکہ جیساکہ نام سے ظاہر ہے الوافی پر تعلیقات ہیں۔ اصل کتاب تلمسان میں ۸۹۷ھ میں تالیف کی گئی۔ اس پر شرح ۱۱۶۷ھ میں لکھی گئی اور یہ نسخہ ۱۳۳۷ھ میں تیار ہوا۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کا نسخہ دار الکتب المصریہ کے نسخہ سے نقل کیا گیا ہے۔ شرح کرنے والا اور مصنف دونوں ہی غیر مشہور ہیں۔ مصنف نویں صدی ہجری کے ہیں اور شارح بارھویں صدی ہجری کے۔

(۲) ارشاد المرید۔ مصنف احمد المصری حجم ۱۰۸ صفحات۔ تقطیع ۹¾ × ۷¼ / ۷½ × ۴ ۲۱ سطری

(۳) ارشاد المرید فی الحجر الفرید۔ مصنف احمد المصری حجم ۴۲ صفحات۔ تقطیع ۹¾ × ۷¼ / ۷½ × ۴ ۲۱

یہ دونوں رسالے بھی فن کیمیا سے متعلق ہیں۔ پہلے رسالہ میں دوسرے اشخاص کے اقوال جمع کر دیئے گئے ہیں۔ دوسرے رسالہ کے ابتدا میں مصنف بیان کرتا ہے کہ "میں نے ارادہ کیا ہے کہ کتاب جامع الاسرار کو مختصر کروں" کتاب جامع الاسرار فن کیمیا کی ایک کتاب ہے، جسے مؤیدالدین حسین ابن علی الاصفہانی الطغرائی متوفی ۵۱۵ھ نے تصنیف کیا۔ اس میں مذکور ہے کہ جو لوگ فن کیمیا سے انکار کرتے ہیں غلطی پر ہیں۔ جامع الاسرار خود ایک مختصر کتاب ہے، جس کا ذکر کشف الظنون میں موجود ہے۔ ممکن ہے یہ رسالہ اسی جامع الاسرار کی مختصر شکل ہو، جیسا کہ مصنف نے بیان کیا ہے۔ لیقین سے اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ جامع الاسرار مصنفہ الطغرائی کا کوئی نسخہ موجود نہیں ہے۔ ارشاد المرید فی الحجر الفرید اسی کی تلخیص ہے۔ دونوں رسالے تیرھویں صدی کے اوائل کے نسخے ہیں۔

جامع الاسرار ۵۵ صفحات کا رسالہ ہے جو ابھی تک خطی ہے۔ الاعلام للزرکلی میں طغرائی کا تذکرہ موجود

ہے۔ الطغرائی وہی مشہور شاعر اور وزیر ہے جس کی سب سے زیادہ مشہور نظم لامیۃ العجم ہے۔

(۴) الدرۃ الثمینہ :- مصنف نامعلوم۔

حجم ۷۴ صفحات۔ تقطیع $\frac{7\frac{1}{4} \times 9\frac{3}{4}}{4 \times 7\frac{1}{2}}$ ۲۱ سطری بخط نسخ کاتب محمد ابراہیم۔

یہ رسالہ محمود سید حمد کے لئے ۱۲۶۲ھ میں کاتب محمد ابراہیم نے تیار کیا۔

(۵) ثمرۃ الارشاد و تخریج الارواح والاجساد مصنف علی ابن ایدمر الجلدکی متوفی ۷۶۵ھ

حجم ۴۴ صفحات تقطیع $\frac{7\frac{1}{4} \times 9\frac{3}{4}}{3\frac{1}{2} \times 7}$ ۳۱ سطری قاہرہ ۱۳۳۲ھ

مصنف کا پورا نام عزالدین علی ابن ایدمر ابن علی ابن ایدمر الجلدکی ہے۔ اس کی مشہور تصانیف میں کنز الاختصاص فی معرفۃ الخواص۔ المصباح فی علم المفتاح، نتائج الفکر فی احوال الحجر چھپ چکی ہیں۔ کتاب البرہان فی اسرار المیزان، اور غایۃ السرور کے متعدد نسخے مختلف مقامات میں ملتے ہیں۔

ثمرۃ الارشاد کا یہ نسخہ محمود الصدفی نے ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ کو کتب خانہ خدیویہ القاہرہ سے نقل کیا ہے۔ محمود الصدفی بحیثیت نقل نویس کتب خانہ خدیویہ میں جو اب دار الکتب المصریہ کہلاتا ہے، ملازم تھے۔ ان کا خط اگرچہ بہت خوب صورت نسخ تو نہیں البتہ صاف اور پختہ ہے۔

اس کتاب کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ رسالہ الجلدکی کے ساتھ چھپی ہو۔ لیکن معجم المطبوعات میں اس کے طبع ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

کاغذ کسی یورپین ملک کا بنا ہوا ہے۔ اس میں کجری اور شیرۂ گندم کے مرکب سے تیار کردہ سیاہ روشنائی استعمال کی گئی ہے۔ سرخ روشنائی معمولی سرخ کچے رنگ کی استعمال ہوئی ہے۔

(۶) تصعید الاجساد حجم ۱۵ صفحات۔ مؤلف نامعلوم۔ (۷) وضع المراۃ۔ حجم ۲۹ صفحات۔ مؤلف نامعلوم

(۸) الاقالیم السبعۃ مصنف ابوالقاسم العراقی۔

اس کتاب کا ذکر ایضاح المکنون میں ہے (ج اول ص ۱۰۹) مصنف کا نام ابوالقاسم محمد ابن احمد السماوی العراقی بتلایا گیا ہے۔ سن وفات مذکور نہیں۔ کتاب الاقالیم کی عبارت سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف ۱۲۵۰ھ کے بعد کسی وقت یہ رسالہ لکھ رہا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

یہ تمام نسخے شائد کتب خانہ خدیویہ سے نقل کئے گئے ہیں۔

اصول فقہ $\frac{3758}{12}$

تمہید الاصول و یتلوہ کتاب الکوکب الدری۔ عبدالرحیم الاسنوی (۷۰۴ - ۷۷۲)

حجم ۲۷۰ صفحات تقطیع $\frac{6 \times 10}{3\frac{1}{2} \times 6\frac{3}{4}}$ ۲۱ سطری بخط نسخ۔ القاہرہ

کاغذ قطنی مصری - روشنائی دودی - حاشیہ معمولی کرم خوردہ۔

مصنف کا پورا نام جمال الدین عبد الرحیم ابن حسن ابن علی الاسنوی آٹھویں صدی ہجری کے مشہور ترین مصری علماء میں سے ہیں۔ بالائی مصر کے کسی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ۱۷ سال کی عمر میں ۷۲۱ھ میں قاہرہ منتقل ہو گئے۔ انھوں نے بہت سے چوٹی کے علماء سے علم حاصل کیا۔ بہت سی اہم ترین کتابوں کے مصنف ہیں۔ المہمات علی الروضۃ۔ شرح منہاج البیضاوی یعنی نہایۃ السول شرح منہاج الاصول۔ نہایۃ الراغب شرح عروض ابن الحاجب تمہید الاصول۔ ان کا انتقال قاہرہ ۷۷۲ھ میں ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ سارا شہر اُن کے جنازہ میں شرکت کے لئے نکلا تھا۔ اور اتنا بڑا اجتماع کم ہی دیکھا گیا ہے۔

مصر میں اپنے زمانے کے یہ دو حضرات بے مثال شافعی فقہا تھے۔ ایک تقی الدین السبکی اور دوسرے عبد الرحیم الاسنوی۔ یہ نسخہ علم اصول فقہ میں ان کی مشہور کتاب تمہید الاصول کا ہے۔ اس کتاب کا پورا نام مصنف نے یہ رکھا ہے۔ "تمہید الوصول علی مقام استخراج فروع من قواعد الاصول" جو مختصر ہو کر اپنے پہلے لفظ اور آخری لفظ سے مشہور ہو کر تمہید الاصول مشہور ہو گیا۔ مصنف اس کتاب میں کہتے ہیں کہ اسی درمیان میں کہ وہ یہ کتاب تصنیف کر رہے تھے انھوں نے اسی فن پر ایک دوسری کتاب لکھنی شروع کر دی جس کا نام الکوکب الدری ہے۔ موضوع دونوں کتابوں کا ایک ہی ہے۔

اس دوسری کتاب الکوکب الدری میں مصنف نے فقہی مسائل کے استخراج پر علم نحو کے ماتحت بحثیں کی ہیں۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ الکوکب الدری فقہ اور نحو کی مشترک کتاب ہے۔ الکوکب الدری کا ایک قدیم نسخہ[1] کتب خانہ الازہر القاہرہ میں موجود ہے جس کی ضخامت ۷ صفحات اور مصنف کی وفات کے صرف ۶ برس کے بعد یعنی ۷۷۸ھ میں لکھا گیا ہے۔

اس نسخہ کے سرورق پر لکھا ہے "ھذا کتاب تمہید الاصول یتلوہ کتاب الکوکب الدری للشیخ عبد الرحیم الاسنوی لیکن اس نسخہ کے ساتھ الکوکب الدری موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ کاتب نے نقل کیا ہو اور امتداد زمانہ سے یہ کتابیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئی ہوں۔ یا وہ نقل کرنا ہی بھول گیا ہو۔ یہ نسخہ صرف تمہید الاصول کا ہے۔ مصنف کتاب تمہید الاصول کی تالیف سے ۷۶۸ھ کے آخر میں فارغ ہوئے۔ اس کا اختصار شیخ الصرخدی[2] متوفی نے ۷۹۲ھ میں تیار کیا تھا۔ کاتب کا نام نہیں لکھا گیا ہے۔ لیکن خط، کاغذ اور روشنائی سے یہ یقین کیا جا سکتا ہے کہ یہ نسخہ القاہرہ میں غالباً گیارھویں صدی ہجری کے اوائل میں لکھا گیا ہے۔ تمہید الاصول[3] چھپ چکی ہے۔ (مسلسل)

---

۱ فہرس المخطوطات مصورہ ج ۱ - ص ۲۴۳ ۲ کشف الظنون ج ۱ - ص ۴۸۵ - ۳ الاعلام ج ۴ ص ۱۱۹